یہ اخبار ہدایت آثار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث سے چھپکر شائع ہوتا

R. G. L. No 352

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR.

اہلحدیث

امرتسر ۱۱ شوال المکرم سنہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۸ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء یوم جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	[illegible]
والیان ریاست سے	[illegible]
رئیسان و جاگیرداروں سے	[illegible]
عام خریداروں سے	[illegible]
چھ ماہ کیلئے	[illegible]
ممالک غیر سے	[illegible]

قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے۔ نمونہ کا پرچہ مفت۔ بیرنگ خط واپس۔

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

تمام خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے اور خریدار کو نمبر چٹ لکھنا چاہئے۔

سلطان المعظم دول یورپ سے کیوں نہیں ڈرتے

دشمن اگر قوی ست نگہبان قوی تر است

آجکل اخباروں میں بڑی چرچا ہو رہی ہے۔ کہ دول یورپ یعنی آسٹریا روس فرانس انگلستان نے سلطان المعظم پر دباؤ ڈالا ہے۔ کہ مقدونیہ کا مالی انتظام ہمارے سپرد کیا جاوے کیونکہ وہ صوبہ سینہ زوری۔ مگر سلطان المعظم نے ان کی دھمکی کی پرواہ نہ کی۔ اور اپنی فوج کو حکم دیا کہ طیار ہو جاؤ۔ اسپر لوگ متعجب ہیں کہ سلطان المعظم باوجودیکہ اکیلا ہونے کے کیوں یورپ کے اس دباؤ سے بھی نہیں دبتے۔ کوئی تو اسکی وجہ یہ بتلاتے ہیں۔ کہ ترک آجکل بڑے مضبوط ہیں ترکی سلطنت وہ نہیں جو اس سے دس سال پہلے تھی کوئی اسکی

وجہ بتلاتے ہیں کہ سلطان المعظم کی ذاتی شجاعت اسکی باعث ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ جرمنی کی دوستی پر بھروسہ ہے۔ غرض جتنے منہ اوتنی باتیں مگر اہلحدیث کی رائے میں وہی وجہ صحیح ہے۔ جو خدا کی پاک کتاب قرآن شریف نے بتلائی ہے یعنے یہ کہ عیسائیوں کا باہمی اتفاق نہ ہوگا۔ غور سے سنئے!

وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۗءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ پ ۶ ع

یعنے عیسائیوں سے ہم (خدا) نے وعدہ لیا تھا۔ پھر وہ دو نفس اس وعظ و نصیحت سے جو ان کو کی گئی تھی۔ بہت سا حصہ بھول گئے۔ پس ہم نے اون میں قیامت تک بغض و عداوت ڈالدی ہے ٭

اس آیت کا مطلب صاف ہے۔ کہ بحکم خداوندی عیسائی دنیا کبھی کسی کام پر جمع نہ ہوسکیگی۔ چونکہ سلطان المعظم مسلمان ہیں۔ قرآن خواں ہیں بلکہ عالم ہیں اونکو اس آیت قرآنی پر بھی نظر ہے۔ اور ایمان ہے۔ اسلیے وہ یورپ کی گیدڑ بھبکیوں سے جو چار پانچ سلطنتیں ملکر بھی دیتی ہیں نہیں ڈرتے کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ

تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى

(ظاہر میں تو جمع ہیں۔ مگر دل ان کے الگ الگ ہیں) ہمارے مسلمان بھائی جو ایسی خبروں سے پریشان ہو کر دست بدعا ہوتے ہیں۔ اونکو بھی چاہیے کہ آیت موصوفہ کو بغور پڑھیں۔ ہاں دعا میں جد وجہد بیشک کریں اور ان الفاظ سے کریں۔ کہ

اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَآثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَامْكُرْ عَلَيْنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّنَا رَبَّنَا اَنْتَ وَلِيُّنَا لَا وَلِيَّ لَنَا اِلَّا اَنْتَ

(خدا کی باتیں خدا ہی جانے)

ہر چند کہ خداوند تعالیٰ کی پاک کتاب نے صاف صاف لفظوں میں فرما دیا ہے کہ خدا کی ذات کے سوا کوئی غیب کی باتیں نہیں جانتا تاہم مخلوق اپنے معمولی سے ناقص علم پر ایسی نازاں ہوتی ہے۔ کہ بالکل صحیح قابل اعتقاد صادق ہے۔ عموماً جنتریوں کا اب کی دفعہ اتفاق تھا۔ کہ عید الفطر بدھ کے روز ہوگی اس خیال نے یہاں تک اثر کیا تھا۔ کہ عموماً مسلمان بھی یہی سمجھے بیٹھے تھے مگر آخر بات کیا ہوئی؟ کہ ایک دو نہیں سینکڑوں شہادتیں مختلف مقامات پر سے پہنچیں۔ کہ چاند دو شنبہ کو دیکھا گیا ہے۔ چنانچہ پنجاب میں عموماً عید سہ شنبہ (منگل) کے روز ہوئی۔ عید کے روز تو عموماً ہندو ہنستے تھے کہ مسلمان بھی عجیب پرکالے ہیں باوجودیکہ دوج نہیں لگی۔ مگر ان کو چاند نظر آگیا۔ کوئی کہے۔ فلاں رئیس کی بیوی نے دیکھا ہے۔ کوئی کہے فلاں مسلمان کی لڑکی نے دیکھا ہے۔ مگر جب دوسری شب ہوئی۔ تو چاند کی کمیت اور کیفیت دیکھکر سب مان گئے کہ ہاں واقعی سچ ہے۔

بھٹکتے پھرتے ہیں اسکی راہ میں ہزار عقل مند پنڈت کروڑوں سیانے
نظیر دیکھا جو غور کرکے خدا کی باتیں خدا ہی جانے

ہماری ناک

(ماخوذ از عصر جدید)

ہماری روئے سخن اس "ناک" کی طرف نہیں۔ جو کسی کے صحیفہ رخ پر پینی کہلاتی ہے بلکہ یہاں ایک موہوم اور دماغی "ناک" سے بحث ہے۔ جو اگرچہ وجود فی الخارج نہیں رکھتی۔ مگر ہے سچ مچ کی "ناک" سے زیادہ تیکھی نکیلی اور نازک ٭

جس طرح "کمر یار" کو یار لوگوں نے بناتے بناتے آنا بگاڑا۔ کہ اسکا وجود عدم سے جا ملایا۔ اسیطرح ہماری بے ہنری۔ نالائقی۔ بیہودگی اور عاقبت نا اندیشی نے اس بیچارے کا پربت بنا کھڑا کیا۔ "کمر یار" کو تو ایک "آن" پیدا کرنے کے لئے شاعروں کا زور تخیل جانب عدم کھینچے لئے جاتا تھا۔ اور اس "ناک" کی بدولت "آن" کے نہ جانے دینے کے خبط میں ہم اپنے ہاتھوں منہ کے بل تباہی اور افلاس کے گڑھے میں آگرے۔ زر۔ زیور۔ زمین سب کھو بیٹھے مفلس۔ قلاش۔ نادار ہو گئے۔ بھیک مانگنے لگے۔ اور مرنے کے قابل نہ رہے۔ مگر بل بے بے غیرتی وہیں پڑے "ناک" "ناک" پکار رہے ہیں۔ نکلنے کی فکر نہیں۔ مگر "ناک" کا سودا سر میں اسی طرح موجود ہے ٭

ہماری حالت اس بد مست کی سی ہے۔ جو سر راہ کیچڑ میں لت پت دنیا و مافیہا سے بیخبر پڑا ہو۔ بے درد راہ رو اسپر پھبتیاں کہتے ہنستے گزر رہے ہوں اور اُسے جب کبھی ذرا ظہور ہوش آتا ہو۔ جام ہی جام پکارتا ہو ٭

بابا کا انتقال ہوا۔ اور نہیں۔ ناک کی پڑی۔ بیٹے کا بیاہ رچایا۔ اور
ناک کی سوجھی۔ جائداد بیٹ جائے۔ مکان کے کوڑے ہو جائیں۔ رہنے کو
جھونپڑا نہ رہے بلا سے۔ مگر ناک ہاتھ سے نہ جائے۔ کوتاہ نظری کے سبب
کہ ناک سے آگے کچھ سوجھتا ہی نہیں!۔

دو پیسوں کی جگہ اگر چار نہ خرچ کریں۔ تو ہماری ناک نہیں رہتی۔ ادہر کبھی قضا
کی سوجھی ادہر ناک کٹی۔ ناک نہ ہوئی پانی کا بلبلا یا دلی والوں کی کشش کبھی
کہ ذرا دامن نسیم چھوا۔ یا انگلی کا پھول لگا۔ اور کہیں نہ تھی۔

میرے ایک دوست فرماتے تھے۔ کہ ان کے شہر کے ایک صاحب
کسی کی دیکھا دیکھی عشرہ محرم میں بطور نیاز لوگوں کو کھانا کھلانے لگے۔ ابتداءً
تو کچھ اہتمام تھا۔ مگر بہرحال پھول گئے اور کھانے کی یہ کیفیت کہ بغیر پانی کے
حلق سے نیچے نہ اترا کرے۔ ایک بار کھانے میں کسی نے شکایت کی تو ایک ظریف
بولے۔ کہ میاں جانتے نہیں یہ تبرک ہے اور تبرک آنست کہ از حلق فرود
نیاید۔ خیر یہ تو ایک لطیفہ ہوا۔ آگے سنئے کہ یہ نودولت صاحب اب کبھی جب
سے اس رسم نیاز کو چھوڑنا چاہتے ہیں۔ لیکن نہیں چھوڑ سکتے اور فرماتے ہیں
کہ کبھی ہم چھوڑ تو دیں۔ مگر ناک نہیں رہتی۔ دنیا کیا کہیگی۔ اسلئے لکیر پیٹے
جاتے ہیں۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ کس قدر لغو حرکت ہے کیا ایمان
واعتقاد ہے۔ دین ومذہب کے معاملات میں دنیا کی طعن وتشنیع کا کیا خوف
اول تو انسان بے سوچے سمجھے ایسی حرکت ہی کیوں کرے خصوصاً ایسے کاموں
میں چاہئے اخلاص وعقیدہ۔ جب یہ نہیں تو کچھ نہیں۔ الاعمال بالنیات
کوئی ان بزرگوار سے پوچھے۔ کہ حضرت آپ کو کسے نفل کا ثواب ہوا۔ گھر
سے روپیہ خرچ کیا۔ اہتمام والنصرام کی تکلیف برداشت کی اور جو کچھ کیا۔ صرف
نام ونمود کو۔ پھر آپ اللہ میاں سے چاہتے کیا ہیں؟ ہائی ہماری عاقبت
نااندیشی اور حق ناشناسی کا برا ہو۔ جس نے ہمیں کہیں کا نہ رکھا۔ از ایں
سو راندہ۔ وزاں سو درماندہ۔ اور یہ صرف ایک مثال ہے ممکن ہے بیسیوں
سینکڑوں جاہل ایسا ہی کرتے ہوں۔

کیا بھیڑ یا دہان خلقت ہے۔ تباہ ہوئی جاتی ہے۔ لیسی پٹتی ہے۔
مرمٹی ہے۔ مگر اپنی واہیوں سے باز نہیں آتی۔ اسلاف کا سا مقدور
نہیں۔ اپنی حالت پر نظر نہیں۔ مگر فکر یہی ہے کہ رسوم شادی غمی پر
کوئی دقیقہ بیہودگی اوٹھا نہ رکھا جائے۔ زمین خالصے لگتی ہے زیور بکتا
ہے۔ مکان رہن ہو چکا ہے۔ مگر خوش ہیں۔ کہ ناک تو رہی

اگر فرزند رشید کی شادی ہے۔ تو بابا جان فرماتے ہیں۔ بیٹا لائق
ہو گا۔ اور پیدا کر لیگا۔ نہیں تو اپنی آپ بھگتیگا۔ یہ چیزیں دنیا میں اسی لئے
ہوتی ہیں۔ قبر میں تو کوئی ساتھ لے ہی نہیں جاتا۔ معقول!

اور بابا مر گئے۔ تو چھوٹے میاں۔ اگر مقدور سے زیادہ روپیہ فضول
طور سے نہ اڑا دیں۔ خلاف الصدق نہیں۔ نمودار نہیں۔ سعادت مند
نہیں۔ ناک والے نہیں۔ چوری کریں ڈاکہ ماریں۔ دغا کریں۔ فریب
کریں۔ قرض لیں۔ غرض جس طرح بن پڑے۔ روپیہ ہتھیائیں اور یہ ہولی کھیلیں اور
مستعد اور ہیں۔ اگر کوئی تعریف کرے۔ تو بڑے ناز و نیاز سے فرمائیں۔ جناب میرے
پاس کیا ہے اور میں کس لائق ہوں۔ یہ تو جو کچھ ہے انہی مرحوم کا صدقہ ہے۔
بجا ارشاد ہے۔

خدا جانے یہ ناک کاہے کی ہے کہ زمین بکے۔ تو یہ انگل بھر اور بڑھی مکان
کی رجسٹری ہو۔ تو اس میں ایک نئی آن نکلے۔ زیور کے کوڑے ہوں۔ تو اسکا حسن
دوبالا ہو۔ بھیک مانگنے لگیں۔ تو اسکی شان میں فرق نہ آئے مگر ادہر ترک فضول
کا خیال دل میں آیا۔ اور ادہر ناک کٹی۔

یہ ناک کیا ہے دشمن مادر زاد ہے کہ ہمیں دنیا میں فراخ بالی اور عقبیٰ میں
خوشحال دیکھنا ہی نہیں چاہتی۔ اور ہم ایسے رسم ورواج کے بندے ہو گئے ہیں کہ انکی
سی خلاف ورزی میں گویا کفر وبدعت کے مرتکب ہوتے ہیں۔

خدا اور رسول خدا کی احکام کی خلاف ورزی ہو۔ تو ہو نماز چھوٹ جائے
تو چھوٹ جائے۔ روزہ نہ رہے تو نہ رہے۔ زکوٰۃ نہ دیں۔ قرض دیں خمس
نہ ادا ہو۔ تو نہ ادا ہو۔ اس سے ہمارے دین۔ ہمارے مذہب۔ ہماری عزت ہماری
وجاہت میں کچھ نقص واقع نہیں ہو سکتا۔ مگر جوں ہی کسی رسم فضول مہمل
کے چھوڑنے کا ارادہ کیا۔ گویا

لگ گئے دونوں جہان کے کام سے ہم نہ ادہر کے رہے نہ ادہر کے رہے

ہم اپنی اولاد کی شادی عموماً اس غرض سے اپنی خواہش سے کرتے ہیں کہ وہ پھلیں
پھولیں۔ بہو ان کی ہوں۔ اور آئندہ زندگی با آرام بسر کریں۔ کون باپ ہے
جو اپنی اولاد کو خوشحال وشاد کام نہ دیکھنا چاہتا ہو۔ اور حتی الامکان اسکی آسائش
کا سامان مہیا نہ کرتا ہو۔ مگر شادی بیاہ کے وقت اندہی تقلید سے الیسی فضول

ahmadimuslim.de

رسمیں ادا کرتے ہیں کہ شرعاً جائز ہوتی ہیں نہ عقلاً اور نہ اخلاقاً میں پوچھتا ہوں
کیا خواہ مخواہ رسوم و نام اور امیرانہ ٹھاٹھ سے شادی بیاہ کرنا ضروری ہے؟ اگر
نہیں تو کیوں لنگوٹی میں پھاگ کھیلا جاتا ہے کیا فرض ہے کہ آپ جائیداد ہی
بیچ کر شادی اولاد کریں؟ اگر نہیں۔ تو کیوں اثاث البیت تک نیلام کیا جاتا ہے
اور کیوں اپنے نور نظر لخت جگر کی آئندہ زندگی تلخ کی جاتی ہے کیا ایک ایمان
بھرا دل یہ گوارا کر سکتا ہے۔ کہ شادی کرتے ہی کاسہ گدائی اسکے ہاتھ میں دیا
جائے یعنی چھوٹتے ہی فکر معاش میں اسے دریوزہ گری کرنی پڑے؟

نہیں تو ایسی بیسیوں مثالیں یاد ہیں۔ کہ ابا جان نے فرزند عزیز کی شادی
تو بڑی تزک و احتشام اور بڑی شان و شکوہ سے کی۔ مگر بعد میں دیوالہ نکل گیا یعنی
اس وجہ سے کہ عاقبت نا اندیشی کی تھی اور چادر دیکھ کر پاؤں نہیں پھیلائے
تھے بعض مثالیں ایسی بھی مشاہدہ میں آتی ہیں کہ کسی گھر میں آمد ہی کے
آم ہو کر روپیہ آن گرا۔ اور باوا کے سمیٹے نہ سمٹا۔ تو فرزند رشید نے مٹھیاں
بھر بھر کر اڑانا شروع کیا اور بڑے میاں کے چہلم تک سب کچھ ہضم کر بیٹھے ۵

اگرچہ زنتواند لیس تمام گشت

اور ایک چہلم پر ہی تو بس نہیں بلکہ ابھی تیجے اور شبرات کا حلوا اور خدا جانے
کیا اور کیا واہی تباہی رسمیں ادا کر کے گنے دنوں میں ایسے ہو بیٹھے جیسے
پورٹ آرتھر میں روسی جنرل سٹاسل۔

رہی نیاز نذر ہم کہتے ہیں۔ کہ محرم میں یا ہونی چاہئے اور ضرور ہونی چاہئے
مگر کس طرح ہو خالصۃ لوجہ اللہ سے ابنت۔ منافست اور آرزوئے شہرت سے
بالکل پاک۔ یہ نہیں کہ اگر نہ کی تو ناک کٹ جائے گی۔

حسین علیہ السلام نے حمایت اسلام میں وہ کام کیا۔ جو از آدم تا ایندم
کسی سے نہ ہو گا۔ کیا کوئی نظیر ایسی ہے؟ پس نہیں ایسے معظم و برگزیدہ کائنات
عالم کی یادگار ضرور قائم رکھنی چاہئے۔ اور باحسن الوجوہ رکھنی چاہئے۔

بلاتشبیہ عرض ہے کہ دیکھئے یورپ میں معمولی دنیاداروں کی یادگاریں
قائم کیجاتی ہیں انگلستان میں مصنفوں کے مسودے بلکہ بعض کی جوتیاں تک
عجائب خانوں میں تبرکاً محفوظ رکھی ہیں اور ان کو بڑی عظمت کی نگاہ سے
دیکھا جاتا ہے۔

حسین علیہ السلام نے تو وہ کام کیا ہے جو قیامت تک صفحۂ دنیا سے محو ہونیوالا
نہیں۔ یہ یادگار تو بدرجہ اولی قائم رکھنی چاہئے مگر نہایت احتیاط سے کہ شرع

مقدس کی آنکھ میں خار کی طرح نہ کھٹکے یعنی فضول یا فضول الرقیہ کے اخراجات
کی وجہ سے قرآن شریف کی مخالفت نہ ہو۔ اور اپنی حیثیت کا خیال ہے۔ اور
سودی قرض نہ لینا پڑے ایسا ہی شادی اور غمی کے موقعوں پر احتیاط اور سنجیدگی
سے کام کرنا چاہئے۔ ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ تم کچھ کھاؤ پیو مت۔ اور ہمیشہ ہمیشہ
کے لئے روزہ رکھ کر بیٹھ جاؤ۔ نہیں۔ کھاؤ۔ پیو۔ مگر حد سے نہ بڑھو۔
کیونکہ خدا بیشک حد سے گذرنیوالوں کو ناپسند کرتا ہے (قرآن)

خیرات کرو۔ مگر اسکا مصرف صحیح مشخص کر کے بغرض خدا کیلئے۔ بدعت
پرستی چھوڑ دو۔ وہ تو پیٹ بھر کے چھپے تھے اسلاف جو کچھ کر گئے
حکمت ہے کہ اسوقت کیلئے موزوں ہو۔ مگر اسوقت تو جھونپڑوں میں رہ کر
محلوں کے خواب دیکھنے کا مصداق ہے۔

کیسی ناک؟ اور کہاں کی شرم؟ یہ شرم نہیں بلکہ بیشرمی ہے۔ کہ
گھر پھونک کر تماشا دیکھا جاوے۔ ذرا حمیت وغیرت سے کام لو۔ ذرا عقل و تمیز سے
غور کرو۔ اخلاقی جرات کے جوہر دکھاؤ۔ اور جہاں تک ہو سکے جتنی چادر ہو اتنے
ہی پاؤں پھیلاؤ۔ ورنہ یہ ناک تو آج نہیں کل۔ کل نہیں پرسوں۔ آخر ایک نہ
کٹ کر رہیگی۔ اور تمہیں دنیا میں منہ دکھانے کے قابل نہ چھوڑیگی فقط

سید علمدار حسین واسطی نیوٹری

فیصلہ آرہ

ابھی کیا ہی ٹھیک مثل کہی گئی ہے کہ جسکا اثر دن بدن ظاہر ہوتا جاتا ہے
۲۷ رمضان کو جناب مولانا ابو سعید احمداللہ صاحب امرتسری نے مجھے
بلا کر فرمایا۔ کہ آج تم ہماری مسجد میں خطبہ پڑھاؤ۔ اور جماعت کراؤ۔ خاکسار نے
کسی قدر تامل کے بعد منظور کیا۔ خطبہ میں امرتسر کے نزاع کے متعلق
بھی کچھ بیان ہوا۔ فیصلہ آرہ کا بھی ذکر آیا۔ آخر بعد نماز مولانا ممدوح نے
کمال دیانتداری سے فرمایا۔ کہ ہم تو مولوی ثناء اللہ کو پہلے سے خارج جانتے
تھے۔ مگر علماء آرہ نے جو علم و فضل اور دیانت و تقوی میں ہم سب سے
بڑھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے فیصلہ کر دیا۔ کہ مولوی ثناء اللہ کی چودہ غلطیاں
ہیں۔ مگر ان غلطیوں کی وجہ سے وہ خارج نہیں۔ اسلئے ہم بھی منظور کرتے
ہیں۔ دوسرے جمعہ یعنی ۴ شوال کو چند معززین جناب مولوی عبدالجبار صاحب

ahmadimuslim.de

غزنوی کے خیمہ میں گئے اور فیصلہ آرہ کا ذکر کیا۔ تو فرمایا کہ آرہ کیا ہے اور امرتسر کیا؟ ہم نہیں مانتے۔

آں صاحب آپ کیوں ماننے لگے۔ جب پاس علماء آرہ تب تو عالم تھے جب اربعین کا فتویٰ بغرض دستخط ان کے پاس بھیجا گیا تھا۔ اسی علماء آرہ کو وہاں سے بھیجے۔ اپنی اربعین کے نتیجہ دیجئے کہ لیکھ وہ تو یقیناً مسلمہ علماء ... ہیں آپ کے کل ... ان کی تنقیح کا شبہ [illegible] گذارش کئے دیتا ہوں۔

جناب مولانا شمس الحق صاحب۔ جناب مولانا محمد بشیر صاحب۔ جناب مولانا رشید احمد صاحب مرحوم حضرات علماء دیو بند۔ جناب مولانا ابو عبیدہ احمد اللہ صاحب۔ جناب مولانا محمد سعید صاحب بنارسی مرحوم۔ جناب مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ جناب مولانا حافظ عبدالمنان صاحب۔ جناب مولانا محمد عبداللہ صاحب ٹونکی۔ جناب مولانا شیخ حسین صاحب عرب محدث بھوپال۔ جناب خلیفہ غلام علی صاحب امرتسری (ان صاحب نے کہا تھا کہ ثناء اللہ کو مسلمانوں کی قبروں میں بھی نہ دفن کیا جاوے۔ مگر پھر رجوع کیا۔ اور فرمایا کہ مجھے دھوکا دیا گیا تھا۔ ان کی تحریر کلام المبین میں چھپ چکی ہے) یہ حضرات اربعین سے کتاب ... ہیں ان کی تحریریں کلام المبین اور فیصلہ آرہ میں بھی چھپ چکی ہیں کہ مصنف تفسیر القرآن (خاکسار) اہلسنت اور اہلحدیث سے خارج نہیں۔ البتہ عرب صاحب کی تحریر ابھی تک شائع نہیں ہوئی۔ سو آج لکھتا ہوں۔

جناب ڈاکٹر ابو محمد جمال الدین صاحب پنشنر پشاوری اپنے خط (۹ جولائی ۱۹۰۵ء) میں لکھتے ہیں:

"بھوپال میں آپ کی نسبت میں نے مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی عرب صاحب سے دریافت کیا تو فرمایا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اہلحدیث سے ہیں خارج نہیں۔ اور عبداللہ غازیپوری (جو مشرف فیصلہ آرہ) ہمارے دوست ہیں۔ ان کی تحقیق پر ہم کو اطمینان ہے۔" (گویا یہ فیصلہ منظور ہوا۔ اسلئے شیخ صاحب ممدوح آرہ کے جلسہ پر خاکسار کے پیچھے نماز پڑھی) اس سے بعد ڈاکٹر صاحب موصوف لکھتے ہیں۔

"پس میری دانست میں ہندوستان و پنجاب میں بجز مولوی ابو محمد حسین صاحب و مولوی احمد اللہ صاحب آپ کے استاد کے آپکو کوئی اہلحدیث سے نہیں نکالتا"

جناب مولانا ابو عبیدہ احمد اللہ صاحب مدظلہ کی رائے تو اوپر لکھی گئی ہے کہ فیصلہ آرہ سے پہلے بھی یہ نہیں۔

پس مولوی ابو سعید صاحب سو دفعہ بھی اپنی تحریر مندرجہ اہلحدیث نومبر میں مان چکے ہیں کہ اگر مندرجہ بالا ثبوت کافی نہ ہو تو ہم ... سے اپنی اپیل اور اعتراض واپس لے لیں گے۔ اور جب مصنف مولانا عبداللہ صاحب کی تحریر اہلحدیث مورخہ ... نومبر میں چھپ چکی ہے کہ مولوی ثناء اللہ کا ثبوت کافی نہیں۔ بس اب نزاع کیا رہا۔ اگرچہ بہتر تھا کہ ... انصاف مان لیں۔ تاکہ آئندہ ... کو ...

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

اہلحدیث کے ناظرین وغیرہ کو یہ خوب معلوم ہوگا کہ خاکسار ابتدا ہی سے اس نزاع کو اپنے گھر کا جھگڑا سمجھ کر مٹنے کی فکر میں رہا ہے۔ اسلئے میں یہی چاہتا رہا کہ خانگی فیصلہ ہو جائیں۔ اگر وہ مجھے خارج کریں۔ تو میں رجوع کرونگا۔ اور اگر وہ داخل رکھیں۔ تو داخل ... رہا ہوں۔ مگر افسوس کہ ... اسکو طول ہی دیتے گئے ہیں۔

مگر ہر کس بقصد رحمت اوست

ایک اہم سوال:- خاندان غزنویہ کی اس تحریک کو محمود سمجھنے والے اہل علم سے میں ایک سوال کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ یہ ایک مسلمہ اصول ہے کہ الیقین لایزول بالشک یعنے جس چیز کا وجود یقین سے ثابت ہو چکا ہو محض شک سے اسکی نفی نہیں ہو سکتی۔ پس جبکہ آپ ہی کی اربعین کے مفتیوں میں سے اکابر مفتی صاف فرماتے ہیں کہ مصنف تفسیر القرآن اہلحدیث سے خارج نہیں گو یہ انکا حکم آپ لوگوں کے نزدیک اربعین تو قطعی ہو مگر یہ قطعی نہ ہو۔ لیکن اربعین کے فتوے کو تو قطعیت سے خارج کرتا ہے جس سے میرا اخراج مشکوک ہو جاتا ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے دخول یقینی تھا پس وہ یقین اس شک بلکہ وہم سے کیونکر زوال پذیر ہو گیا؟

اگر ابھی نہ فہمید ... خدا ...

لطیفہ:- ۲۰ شوال یوم جمعہ کو ایک صاحب عازم حج نے علماء شہر کی دعوت کی جس میں علماء اور خاندان غزنویہ بھی پہلے موجود تھے خاکسار بھی پہنچا اور السلام علیکم کہکر بیٹھ گیا۔ کھانا کھاتے ... ہوئے گئے تو خاندان

ahmadimuslim.de

سو صوفہ ہاتھ دھو کر سب کے سب رفو چکر ہوگئے۔ کیوں؟ ؎

ہم اور غیر دونوں یکجا بہم نہ ہونگے
ہم ہونگے وہ نہ ہونگے وہ ہونگے ہم نہ ہونگے

اللھم الف بین قلوبنا واصلح ذات بیننا وانصرنا علی عدونا وعدونا (ابوالوفا)

دُنیا کی بے ثباتی

بس اے بھائیو اب تو جلدی سے جاگو | گرفتارِ حرص و ہوا کیوں بنے ہو
بہت سو چکے خوابِ غفلت سے جاگو | روانہ ہوا قافلہ تم پڑے ہو

زمانے کی رفتار کی کچھ خبر ہے
شبِ وصل گذری کہ ہوئی سحر ہے

جہاں تک کہ ممکن ہو اس زندگی میں | نہ اُلجھو کبھی اُلفتِ دنیوی میں
فراغت میں ہر ایک فاقہ کشی میں | رہو ایک حالت سے شادی غمی میں

یہی ہے تمہارے سنبھلنے کی صورت
کمندِ بلا سے نکلنے کی صورت

بلا سو دل کو پھنسانا بلا میں | خیالِ عبث فکرِ عیش و غنا میں
یہی سب سے بہتر ہو دارِ فنا میں | جھکا سر رہے ہر دم اُسکی رضا میں

تلاش اُسکی لازم ہے ہمکو یہاں پر
کہ راحت ہے کس بات میں اور کہاں پر

جو راحت سے کرنی بسر زندگی ہو | اگر کوئی چاہے کہ ہر دم خوشی ہو
تو دُنیا سے نفرت اُسے لازمی ہو | خدا کی محبت دلوں میں بسی ہو

ہمیشہ اُسے عیش و عشرت ہو حاصل
پس مرگ لاریب جنت ہو حاصل

نہ ہوں خواہشیں آرزوئیں جو دل میں | بلا آ نہ لپٹے نہ کچھ زندگی میں
رہیں ہم سدا شرع کی پیروی میں | بسر عمرِ دو روزہ ہو بندگی میں

کنارہ کریں جبکہ دُنیا کے غم سے
تو عالم میں بہتر نہ ہو کوئی ہم سے

کہاں ہے زمانے میں نوشیروانی | کہاں ہے سکندر کی کشور ستانی
سلاطینِ عالم کی عالم نشانی | فقط اب کتابوں میں ہے اک کہانی

گئے خاک میں گلرخاں کیسے کیسے
مٹے نامیوں کے نشاں کیسے کیسے

کسی نے دکھائی بہت کچھ شجاعت | کسی نے مچائی بہت قتل و غارت
کسی نے بنائیں ہزاروں عمارت | مگر موت نے دی نہ دم بھر کی مہلت

نہ بنتے بگڑتے ہوئی دیر۔ دیکھا؟
عجب آسماں کا اُلٹ پھیر دیکھا

اُٹھ اے بیخبر اب خبردار ہو کر | پڑا راہ پر کیا ہے سرشار ہو کر
بہت دور جانا ہے ہوشیار ہو کر | سفر میں رہا کر تو ہشیار ہو کر

تجھے نیند اے مست غفلت ہے کیسی
تو ہے بیخبر تیری حالت ہے کیسی

شفا پر ہے اُمید کیا اس جہاں سے | نہیں ساتھ دینے کا کوئی یہاں سے
فدا ہونگے احباب لیکن زباں سے | گذر جاؤ گے تم محبت میں جاں سے

زمانے میں شہوت پرستی کو چھوڑو
صنم خانۂ دہر ہستی کو چھوڑو!

(تحفہ حسن)

سو سال عُمر

ایک انگریزی اخبار ویجی ٹیرین میگزین میں سو سال جینے کا مندرجہ ذیل نسخہ چھپا ہے:

(۱) کچھ مت کھاؤ۔ جو تم چبا نہیں سکتے۔ ہر ایک لقمہ کو ۲۵ دفعہ سے لیکر ۴۰ دفعہ تک چباؤ۔ لقمہ مت نگلو۔ جب تک کہ بالائی کی طرح ملائم نہ ہو جاوے کھانے میں پانی یا شراب نہ استعمال کرو۔ خوراک کم کھاؤ۔

(۲) دن میں دس گلاس پانی کے (عرق نکلا ہوا بہتر ہے) پیو۔ پھلوں کے رس بھی کھاؤ۔ دو گلاس صبح پی لو۔ تین سہ پہر کو۔ تین دوپہر سے پہلے اور دو سوتے وقت۔

(۳) میدہ کی اشیاء کبھی نہ کھاؤ۔ جہاں تک ممکن ہو۔ بن پکی ہوئی چیز سے گذارہ کرو۔ پھل۔ مغزیات۔ ترکاریاں عمدہ خوراک ہیں۔ صاف زیتون

کا تیل بھی استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔

(۴) سات یا آٹھ گھنٹے کے فاصلے سے دن میں کھاؤ۔ صرف اسوقت کھاؤ۔ کہ جب کھانیکی خواہش ہو۔ جب طبیعت علیل ہو۔ تو فاقہ کرلو۔ آدمی اکثر اس سے دگنا بھی کھاتے ہیں جتنا کہ درحقیقت اُن کو ضرورت ہوتی ہے۔

(۵) کھلی ہوا میں سوؤ۔ یا کھڑکی کھلی رکھو۔ سات یا آٹھ گھنٹہ سوؤ۔ ہر وقت صاف ہوا کی خواہش کرو۔ کبھی بند مکان میں نہ رہو۔ سانس گہرا لیا کرو۔ اور پیٹ تک سانس لینے کی عادت ڈالو۔

(۶) غسل اور ورزش سے جسم کو نرم رکھو۔ دھوپ کی خواہش کرو۔ قدرتی طور پر رہو۔ پوشاک کے نیچے فلالین کے کپڑے نہ پہنو۔

(۷) بہر بچاؤ۔ کہ تم کتنے برے ہو۔ غم و تفکرات سے بچا کرو۔

(۸) آٹھ گھنٹہ روزانہ دل لگا کر اپنا کام کیا کرو۔ اور اس ضرب المثل کا خیال رکھو۔ کہ اب کرنا چاہئیے۔

(۹) سردیوں میں اپنے آپ کو مت سینکتے رہا کرو۔ بوجھ دار بگرلسی اور بند چاہے کیسی سردی ہو۔ مت رکھو۔ جسمانی مقابلہ کی طاقت بڑھاؤ۔ گھوڑا رکھو۔ مگر ہر وقت اُس پر نہ چڑھا کرو۔ ہاتھ میں رکھا کرو۔ کہ ضرورت کے وقت کام آوے۔ بہت پیدل ہی چلو۔

(۱۰) تندرستی خوشی اور کامیابی کے برخلاف باتوں کو سوچو۔ اور ان سے دور رہو۔ کسی سے خوف مت کرو۔ دل کی طاقت بڑھاؤ۔ ہمیشہ خوش رہنے اور تمام حالتوں میں کچھ نہ کچھ خوبی محسوس کرنیکی کوشش کرو۔ سیدھے بیٹھو۔ اور سیدھے ہی کھڑے ہوا کرو۔

(۱۱) جانو کہ صرف ایک بیماری ہے۔ مگر اسکی نشانیاں ہزارہا۔ ادویات و آدمی صحت نہیں بخش سکتے۔ قدرت ہی علاج کرتی ہے۔

(سول اینڈ ملٹری گزٹ بحوالہ آگرہ)

میں نے مرزا صاحب کو کیسا پایا

خلاف بیانی مرزا صاحب پر میری نظر

علاوہ ان سب مذکورہ بالا امور کے جو میں نے قادیان میں رہ کر معلوم کئے قریباً سب سے معتبر فیصلہ کی چیز جو مجھے ملی جس نے خصوصاً مجھے فیصلہ کی طرف توجہ دلائی۔ مولوی فاضل ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری کا اشتہار انجمن کرشن قادیانی سے فیصلہ" تھا۔ کہ مرزا صاحب نے اپنی تالیف میں برخلاف مولوی غلام دستگیر مرحوم سخت زیادتی سے کام لیا۔ بلکہ اس زیادتی کو ثبوت نبوت گردانا۔ اور پھر بلاد اسلامیہ تک ایسے چھاپ کر پہنچایا گیا۔ چنانچہ مولوی عبداللہ کشمیری مرزائی نے جس نے ایکدفعہ مجھے کہا تھا۔ کہ میں تو اسواسطے مرزائی ہوا ہوں۔ کہ الہام مرزا صاحب کا قائل ہو کر نفسی وساوس سے بچوں۔ جو برخلاف رسالت مسلم پڑتے رہتے ہیں۔ جب بلاد اسلامیہ کو مخاطب کرکے اشتہار چھپا۔ تو اس میں مولوی غلام دستگیر کی (طبعی) موت کو بھی زور سے ثبوت نبوت مرزائیہ میں پیش کیا۔ اور مجھے خیال آتا ہے۔ کہ محمد علم کے پاس ایک رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں جو یورپ اور امریکہ کو مرزا صاحب کی نبوت کا ثبوت لیکر جاتا ہے۔ اسے میں نے چھپا ہوا دیکھا تھا۔ اب وہاں کے لوگ اسکی کیا تردید کر سکتے ہیں۔ یہ ظاہر ہے۔ کہ مرحوم ہرگز بقول مرزا صاحب اپنی استدعا سے نہیں مرے۔ اور قطعاً کوئی استدعا اس قسم کی انہوں نے نہیں کی۔ پھر مرزا صاحب کا اس پر زور دینا کہ وہ اپنی استدعا سے مرے اور کہ اپنی موت کی صفائی سے درخواست کی سخت زیادتی ہے۔ ظاہر اجب مرزا صاحب نے مرحوم کی طرف منسوب کرکے عبارتیں نقل کیں۔ اور عبارت پر مولڈ ڈیش (انگریزیا) میں تو ہرگز اسوقت اُن کے پاس کتاب نہ تھی۔ اور صرف دل میں کچھ خیال کرکے وہ عبارتیں لکھدیں۔ جسمیں صریح خلاف بیانی ہو گئی۔ حاشا کہ اولوالعزم نبی تو کیا ایک بھلا مانس آدمی سے کبھی ارادۃً ایسا امر وقوع میں نہیں آتا۔

یا اگر اُن کے پاس کتاب تو موجود تھی۔ مگر عمداً انہوں نے مرحوم کی نسبت ایسا لکھ مارا۔ تو پھر از بس صورت صریح بہتان مرحوم کے برخلاف باندھا جانا کہ نبی ایسا کرے۔ مولوی غلام دستگیر نے جس کی کتاب کو دوتوقعہ میں خود اپنی آنکھوں سے مولوی ثناء اللہ صاحب کے پاس پڑھا۔ ہرگز استدعا نہیں کی۔ خواہ کوئی مرزا صاحب کا فدائی یہ کہدے۔ کہ اُن کا ایسا کرنا کسی رعب کی وجہ سے تھا۔ یا یہ کہدے۔ کہ بطور عذاب اس کی موت پہلے ہوئی۔ مگر کلام تو اس میں ہے۔ کہ اُس نے ہرگز کوئی اپنی نسبت استدعا نہیں

کی۔ اور کہ مرزا صاحب کا یہ کہنا اور اسے بطور مباہلہ اپنی نبوت کے ثبوت میں پیش کرنا اور غلط عبارتیں نقل کر دینا اور اوپر اکسیر کی لکیر کھینچ دینا نہایت ہی مکروہ زیادتی ہے۔ مرحوم مسلمانوں کا امام یا مجدد نہ تھا۔ کہ نہ مرتا۔ اپنی طبعی موت بفحوائے لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون سے فوت ہوئے۔ مرزا صاحب اگر چالیس سال بعد ناکام مر جائیں۔ تو بھی ان کی دعا پوری ہو جاوے گی۔ کیونکہ اس نے صرف مرزا صاحب کی نسبت ہدایت ورنہ ہلاکت کی استدعا کی۔ کیا یہ صریح خلاف بیانی اعلےٰ درجہ کا معیار اس امر کا نہیں ہے۔ کہ مرزا صاحب ہرگز خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتے۔ اور کہ ہرگز خدا تعالیٰ کا ید قدرت ان کی محافظت نہیں کر رہا۔ لہٰذا وہ سخت ٹھوکریں کھا رہے ہیں؟

اب جبکہ ان سب مذکورہ بالا امور کو بطور معیاروں کے مجموعۃً لیا جاوے حالانکہ ان میں سے ہر ایک بجائے خود مرزا صاحب کے بطلان میں محکم دلیل ہے اور اسپر خیال کیا جاوے۔ کہ یہ سب امور ایسے شخص سے وقوع میں آئے۔ جو کہ اولو العزم نبی ہونیکا مدعی ہے اور جسے آدمؑ۔ نوحؑ۔ ابراہیمؑ۔ موسیٰؑ

ملہ ناظرین اہلحدیث کو یاد ہوگا۔ کہ کئی دفعہ اس امر کا اظہار کیا گیا ہے کہ اگر کوئی مرزائی مولوی غلام دستگیر مرحوم اور مولوی اسمٰعیل علیگڈھی مرحوم کی کتابوں سے وہ مضمون دکھادے جو مرزا صاحب ان کی نسبت لکھتے ہیں تو نقد دو سو روپیہ انعام میں دونگا اور اگر خود جناب (مرزا صاحب) دکھا دیں تو پانسو نذرانہ کرونگا اور آئندہ کو مخالفت میں قلم نہ اٹھاؤنگا۔ مگر افسوس کہ آج تک اس صاف اور سیدھے فیصلے کیطرف بھی نہ مرزا صاحب کو نہ کسی مرزائی کو رخ کرنیکا حوصلہ ہوا۔ باوجودیکہ الحکم کے اڈیٹر کو جناب حافظ عبد القدیر صاحب سہارنپوری نے غیرت بھی دلائی کہ یہ کیا ڈوب مرنے کی بات ہے کہ اہلحدیث ایک مالی فیصلہ چاہتا ہے مگر آپ لوگ توجہ نہیں ہوتی۔ جسکے جواب میں اڈیٹر مذکور نے انکو لکھا کہ میں اسکے لئے حتی المقدور کوشش کرونگا مگر افسوس آجتک بالکل سناٹا ہی رہا۔ ہاں سچ ہے حتی المقدور کوشش کی ہوگی۔ مگر لائیں کہاں سے افسوس کہ ایسے لوگ بھی دعویٰ کیا کرتے ہیں کہ ہم دین اور رضاء الٰہی کی خاطر مرزائی بنے ہیں۔ اور ہم متقی ہیں۔ اور ہم ہی مومن خالص ہیں باقی کل دنیا کے مسلمان بدنصیب ہیں۔ اندھے ہیں بلکہ کافر ہیں ان کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ انتہیٰ بلفظہ

بہر شیطان سکند نامش ولی ٭ گر ولی اینست لعنت بر ولی

مرزائیو! احمد ہو تو آؤ سے نیں کس جگہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا ٭

(اڈیٹر)

و عیسیٰ و محمد صلعم علیہ السلام کے کمالات کا مجموعہ تبلایا جاتا ہے۔ جسکو انکے الہامات میں کبھی موسیٰ کبھی عیسیٰ کبھی نوح کبھی آدم وغیرہ سے خطاب کیا گیا ہے۔ تو خیال آتا ہے۔ کہ انبیاء بھی اگر ایسے ہو گذرے ہیں۔ تو ہرگز خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور نہیں ہو سکتے ٭ (باقی آئندہ)

تقریظات (ریویو)

تاویل القرآن :۔ اس کتاب میں عیسائیوں نے اپنا پرانا جوش نکالا ہے۔ یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ کہ قرآن شریف کے صحیح معنے مسلمان نہیں سمجھتے اور یہ کہ قرآن شریف میں تغیر و تبدل کیا گیا ہے۔ وغیرہ وغیرہ حالانکہ اسکا ثبوت دینا بہت ہی مشکل ہے۔ بخلاف اسکے بائیبل کی نسبت یہ دعویٰ بہت ہی سہل ہے خود اندرونی شہادت کافی ہے۔ یہودی۔ اور یونی ٹیرین عیسائی بائیبل سے محض توحید سمجھتے ہیں۔ مگر پروٹسٹنٹ اور رومن کیتھولک وغیرہ عیسائی فرقے تثلیث نکالتے ہیں۔ علیٰ ہذا بائیبل کا الہامی مجموعہ رومن کیتھولک کے نزدیک زیادہ ہے۔ اور پروٹسٹنٹ کے نزدیک کم۔ تعجب ہے۔ عیسائیوں کو اس طرف تو توجہ نہیں۔ مگر قرآن شریف کی عیب جوئی کرتے ہیں۔ مسیح کا قول سچ ہے کہ

"ظالم کو اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا مگر دوسرے کی آنکھ کا تنکا دیکھتا ہے"

بہرحال مذہبی مباحث میں مخالفین کے خیالات کا ذخیرہ ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۳ (پتہ) ریلیجس بک انارکلی لاہور

ضیاء الاسلام :۔ اس کتاب میں قابل مصنف نے عیسائیوں کے سوالات کو اسلام سے صاف کیا ہے اور یورپین مصنفوں کی تحقیقات اور اقوال سے بہت کچھ کام لیا ہے۔ معلومات کا کافی ذخیرہ ہے۔ قابل دید کتاب ہے لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۸/

(پتہ) تاج کمیشن ایجنسی ڈاکٹر اسٹریٹ بمبئی

ملہ دیکھو رسالہ نور الدین صفحہ ۱۳ (اڈیٹر)

ملہ کرشن قادیانی کی غرض یہی ہے۔ کہ منکرین انبیاء سب کو ایسا ہی جانیں (اڈیٹر)

دیانندی اخبارات کو چیلنج

(نامہ نگار خود ذمہ دار)

دیانندی پرچے دہرم پرچارک جالندھر۔ دیانندی گزٹ لاہور اخبار مباحثہ بٹالہ وغیرہ وغیرہ کے ایڈیٹروں مہاشوں نے جناب پنڈت لیکھ راج صاحب نومسلم کے اسلام لانے پر پوری دیانندی کی سی سیلک بالخصوص مہاشہ صاحبان کی آنکھوں میں گرم ریت کا گرا بہت کڑوا چاہتا کہ پنڈت لیکھ راج اس امر کو مسلمان نہیں ہوئے۔ اور خصوصاً معزز اسلامی اخبارات وطن وکیل وغیرہ پر تیز دانت کر کے ایک عجیب و غریب صورت میں اپنا اصلی روپ دھارن کر کے … بھی کہا تھا اور نہایت زور دار الفاظ میں بیان کیا تھا۔ کہ دیانندی دہرم کو قبول کرنے کے بعد ممکن نہیں کہ کوئی ویدک پرچارک … سے نکل کر اسلام کو قبول کر سکے اور یہ بھی لکھا تھا۔ کہ مہاشہ صاحبان اسلامی اخبارات کی لاف و گزاف پر ہرگز اعتماد نہ کریں کہ آئندہ کبھی بھی انکی ہر بیانات پر دھیان … ہم ایڈیٹر ستیہ دہرم وغیرہ کی داد دئیے بغیر نہیں رہ سکتے جو بیچارے اس دیانندی … کے سخت تزلزل و بربادی کے وقت میں لاف و گزاف اور بے تکی بڑ ہانک کر اپنا حق نمک ادا کر رہے ہیں اور ناخنوں تک کا زور لگا کر اسلام اور اہل اسلام پر مشہور دیانندی تعصب کا زہریلا مادہ جو اسکی تعلیمات تالیفات و لیاقت کا بدیہی نتیجہ تھا پھینکنے میں کوتاہی نہیں کر رہے ہیں علاوہ ستیہ دہرم پرچارک وغیرہ کی محنت قابل داد ہو سکے مگر ہم ان حضرات مہاشہ صاحبان سے جنہوں نے ایسے سفید جھوٹ و صریح بہتان کی اشاعت کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے صرف اسقدر با ادب التماس کرنے کی اجازت چاہتے ہیں کہ پنڈت لیکھ راج صاحب نومسلم کیساتھ جنہوں نے … میں اسلام قبول کر کے … امرتسر میں … دیانندی تعلیم کا پلیتھن نکالا تھا۔ اور آجکل … میں ہیں۔ کیا وہ آسمانی تھے؟

ہاں اسلام کو یہ فخر آج ہی نہیں ہمیشہ سے مقدس اسلام نمایاں فتحیاب اور اپنے مخالفین و معاندین پر غالب رہا ہے۔ اگر کسی ایک آدھ نوجوان کی … پر رال ٹپک گئی۔ تو کوئی تعجب کا مقام نہیں جہاں لاکھوں کی تعداد میں ہر وقت اسلام میں داخل ہوتے جاتے ہیں۔ آپکی تثلیث پرست اور سچے سر جن سی دیانند سوامی نے تثلیث کا کمال سبق سیکھا ہو شب و روز داخل اسلام ہو رہے جا رہے ہیں۔ اسکے لئے لیورپول کی زبردست … انگریزی جماعت کی اشاعت مذہبی میں حیرت انگیز کارگزاری گواہ ہے۔ اور امریکن مسلمانوں کی حالات اسپر شاہد ہیں۔ افریقہ میں بھی وہ اشاعت مذہبی اسلام ہو رہی ہے جسکی نظیر نہیں۔ اسی طرح چین جاپان۔ آسٹریلیا وغیرہ وغیرہ ممالک پر نظر ڈالئے۔ اور آپ کی یہ بے نام و نشان حقیری جماعت وہ کبھی ہندوستان کے سے وسیع ملک میں انگلیوں پر شمار کرنے کے لائق

اور آسپر کبھی گھاس پارٹی اور ماس پارٹی کی مخالفت اور شب و روز ادھیجن بلکہ دنیائے عالم سے چھیڑ چھاڑ۔ اور ساتھ ہی آپ کی نیوگی تجویزوں اور گندگیوں کی تعلیمات کا فوٹو پیش کر (العجب العجب) سمجھدار آدمی کو بے ساختہ ہنساتا ہے۔ (شعر)

ثبت کرین از روز خدائی کی پہ شان ہر شے سے ہی کبریائی کی

آپ اور اسلام سے مقابلہ۔ چمگادڑ کی آنکھیں اور آفتاب عالمتاب سے مقابلہ۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ کہیں دماغ تو نہیں چکر کھا گیا۔ خیر ہم آپکو چیلنج دیتے ہیں۔ اور انعام بھی دینے کو طیار ہیں۔ اور آپکو تازہ مژدہ سناتے ہیں۔ امید کہ آپ مرد میدان بنکر اس چیلنج کو شرف قبولیت بخشینگے (۱) جناب ماسٹر دہرم … صاحب سماجی ایڈیٹر رسالہ … ویدک … چند روز … کر بمقام امرتسر اہل اسلام … آدمیوں کے سامنے اس دیانندی ویدک تعلیم سے بیزار ہو کر پھر مسلمان ہو گئے ہیں (۲) جناب پنڈت جگدیش پرشاد صاحب اور … آریہ سماج رانچی نے (بقول دیانندیاں) … و یورپ میں سماج کی خدمت کرنے کیلئے جان توڑ کوشش کر چکے ہیں بمقام دہلی لال کنواں … زینت محل موجودہ روز کے مناظرہ اہل اسلام کے بعد اپنی صریح غلطی اور ویدک دیانندی کی حیا سوز اور غلط تعلیم سے تائب ہو کر اسلامی … وحدت سر پر رکھا ہو (۳) بابو نانک چند صاحب ساکن لاہور آریہ سماجی نے بمقام فیض آباد میں ویدک تعلیم کا جھول اتار کر سینکڑوں آدمیوں کے سامنے مشرف باسلام ہو کر میدان صداقت میں قدم دہرا ہے (۴) لالہ … علاقہ سندھ میں قریباً ۱۵ سو ویدی اسلام میں داخل ہو چکے ہیں۔ ہم ستیہ دہرم پرچارک اور اسکے حلقہ بگوش دیانندی ایڈیٹروں کو … لفظ میں چیلنج دیتے ہیں۔ کہ اگر ہمارا مذکورۃ الصدر تمام بیان صحیح نہ ہو۔ تو ہم بخوشی مناسب تاوان ادا کرنے کو طیار ہیں اور آئندہ متنبہ کرتے ہیں کہ آپ کی یہ … بازی جدید آپکو بھی زیادہ نقصان کا موجب ہوگی۔ اگر آپ مرد میدان ہیں۔ تو مردانہ وار میدان تحقیق میں قدم رکھئے … ہم آپکو کسطرح میدان صداقت کیطرف لئے چلتے ہیں اور آپکی چشم دید شہادت سے آپکا ناطقہ بند کرنیکو طیار ہو رہے ہیں۔ اب ہم لالہ … کے متعلق بھی چیلنج دیتے ہوئے بیدار کرتے ہیں کہ اگر کسی دیانندی مہاشہ کو اسکی … بابت جھوٹی خبر شائع کرنیکی تحقیقات کرنے کے لئے ہی کچھ سکت باقی ہو۔ تو ہم انکو اچھی طرح ساتھ لیجا کر اسکی طمانیت کرنیکو طیار ہیں اور بصورت نہ ہونے … ویدی نو مسلموں کے ہم مستحق تاوان ہونگے۔ اب بھی اگر کوئی دیانندی حسب عادت شریفہ اپنی ہٹ دہرمی اور ناقابل علاج … کی بے سود کوشش میں اسیطرح مبتلا پایا گیا جس طرح دیانندیوں سے ہمیشہ ظہور میں آتی رہتی ہیں تو خیر۔ جہاں ہمارا ملک خالی نہیں

ahmadimuslim.de

فتوے

س نمبر ۱۷ :- زید عالم فقیہہ صرفی نحوی ہے تقلید شخصی میں ایسا سرگرم ہے کہ تقلید شخصی کو مثل فرض جانتا ہے جہاں اپنے امام صاحب کا قول مخالف حدیث نبویہ صحیحہ غیر منسوخ کے پاتا ہے تو حدیث شریف کو صحیح غیر منسوخ کو مقابل قول امام انکے رد کرتا ہے . . . . اور یہ کہتا ہے جو حدیث میرے امام صاحب کے قول کے مخالف ہو۔ اگرچہ اسکو محدثین صحاح ستہ نے بھی روایت کیا ہو۔ اور اسکو صحیح غیر منسوخ بھی کہا ہو۔ تو میں اس حدیث نبوی کو قول امام کے آگے مردود کہونگا ہرگز عمل نہ کرونگا ایسا شخص کیسا ہے؟ بینوا توجروا

ج نمبر (۱۷) :- ایسا شخص گنہگار ہے جاہل ہے۔ کیونکہ اصل اتباع خدا اور رسول کا ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ اِتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ یعنے خدا کے اتارے ہوئے کلام کی پیروی کرو۔ ایسے شخص کو بہت جلد اس خیال سے توبہ کرنی چاہئے۔ علماء محدثین اور مجتہدین کی پیروی اسی حد تک ہے جہانتک انکے اقوال کسی آیت یا حدیث کے متعلق ہوں اور اگر آیت یا حدیث نہو۔ تو پھر نہیں ۔

س نمبر ۱۸ :- سوال فاتحہ خلف الامام پڑہنا کیسا ہے قرآن مجید میں تو ارشاد ہے۔ کہ جب وقت قرآن پڑھا جاوے۔ سنو اور چپ رہو۔ تاکہ رحم کئے جاؤ۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ نہیں نماز ہوتی اس شخص کی جس نے سورہ فاتحہ نہ پڑہی۔ بدلیل لاصلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب اگر امام کے پیچھے پڑہیں۔ تو مخالفت قرآن مجید کی ہوتی ہے۔ اگر نہ پڑہیں تو حدیث سے نماز نہیں ہوتی حنفیہ مقلدین تو حدیث لاصلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب کو کہتے ہیں۔ کہ یہ اصولیین فقہ والے اسکو مردود لکہتے ہیں۔ کہ مخالف ہے کتاب اللہ کے جو حدیث کہ قرآن مجید کے مخالف ہو۔ وہ مردود ہے (ایضاً)

ج نمبر ۱۸ :- فاتحہ خلف الامام ضرور پڑہنا چاہئے حدیث شریف میں آیا ہے لاصلوۃ لمن لم یقرأ بہا یعنے جو فاتحہ نہ پڑہے اوسکی نماز جائز نہیں آیت قرآنی عام نہیں بلکہ اس صورت میں مخصوص ہے کہ جب قرآن شریف وعظ و نصیحت کے لئے پڑہا جاوے۔ نماز میں وعظ و نصیحت کیلئے نہیں پڑہا جاتا۔ اگر بطور وعظ و نصیحت پڑہا جاتا۔ تو نماز میں ترجمہ کرنا بھی ضروری تہا۔ پس آیت کے معنے یہ نہیں کہ امام کے پیچھے کچھ مت پڑہو۔ بہلا اگر یہ مطلب ہو۔ تو امام کو پڑہنے کے وقت اگر کوئی آئے تو اللہ اکبر کہکر کیوں شریک نماز ہوتا ہے حالانکہ اللہ اکبر بھی ایک کلام ہے پہر اتنا بولنے کی کیوں اجازت دیجاتی ہے جس دلیل سے اللہ اکبر کہنے کی اجازت ہوتی ہے اسی سے فاتحہ پڑہنے کی ملتی ہے

س نمبر ۱۹ :- آں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حج الوداع کے بعد جو وعظ وادی خم غدیر میں حضرت علی کرم اللہ وجہ کی شان میں فرمایا۔ اس سے صاف معلوم ہو سکتا ہے کہ بعد انتقال آنحضرت صلعم خلافت حق حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لئے ہوتی تہی۔ پس منجیا حضرت ابابکر صدیق رض و حضرت عمر رض و حضرت عثمان رض کا خلافت پر بحکم حدیث صحیح یا اجماع امت کے ہے؟ (آغا درکنجش از داؤد سندہ)

ج نمبر ۱۹ :- غدیر کے موقع پر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کے حق میں فرمایا۔ اسکے الفاظ یہ ہیں۔ من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ یعنے جسکا میں مولا ہوں۔ علی بہی اسکا مولا ہے اے اللہ جو علی کو مولا بناوے۔ تو اسکا مولا ہو۔ اور جو علی سے عداوت رکھے تو اس سے عداوت رکھ۔ اس روایت میں صرف ایک ہی لفظ تحقیق طلب ہے۔ یعنے مولا جسکے معنے خلیفہ حاکم دوست۔ آقا وغیرہ سب آتے ہیں مگر اس روایت میں متصل ہی جو یہ لفظ ہے عاد من عاداہ یعنے جو علی سے عداوت رکھے۔ تو اس سے عداوت رکھ۔ اس سے صاف سمجہا جاتا ہے کہ یہ مولا یعنے محبوب اور دوست کے ہے اسی لئے حضرت عمر رض نے یہ حدیث سنی۔ تو کہا بخ بخ یا ابا حسن اصبحت مولای ومولا کل مومن پس یہ حدیث خلافت علی کو کسی طرح مستلزم نہیں۔ حضرت ابوبکر کی خلافت بحکم حدیث نبوی اور بحکم اجماع امت ثابت ہے ۔

س نمبر ۲۰ :- ما تقولون فی ھذہ العبارۃ قال فی شرح العقائد والحق ان رضاء یزید بقتل الحسین واستبشارہ بذلک واھانتہ اھل بیت النبی مما تواتر معناہ وان کان تفاصیل آحادا فنحن لا نتوقف فی شانہ بل فی ایمانہ لعنۃ اللہ علیہ وعلی انصارہ واعوانہ

ج نمبر ۲۰ :- عبارت منقولہ شرح عقائد میں تو ہے مگر میں اس سے متفق نہیں۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فوج کے لئے جنت کی بشارت دی۔ یزید بہی اس میں تہا۔ گو وہ عام حکم ہے۔ جسکی تخصیص کا دعوی ہو سکتا ہے مگر لعنت کرنے سے عالت انتہی بہی کافی ہے اسی لئے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے یزید پر لعنت نہیں کی ۔ (باقی آئندہ)

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

امرتسر میں اس ہفتہ اریوں پر پرلئے (قیامت) کا گذرا ہے پنڈت جگت رام جی متھرا کے پانڈے آئے ہوئے ہیں۔ جنکی فاضلانہ تقریر سے سناجیوں کے ہوش اُڑ رہے ہیں۔ ہم نے خود بھی اُن کا لیکچر سنا۔ جس میں وہ بت پرستی اور سرادھ کا ثبوت وید سے دیتے تھے۔ تقریر بڑی پُرزور تھی۔ آریوں کو تو آڑے ہاتھوں لیتے تھے اثنائے تقریر میں کئی بار آریوں کو مباحثہ کا نوٹس دیا گیا۔ کہا۔ کہ مباحثہ کئے بغیر میں ہرگز نہ جاؤنگا۔ یہ بھی کہا۔ کہ آریہ کہا کرتے ہیں۔ کہ بھاگ گئے۔ کیا وہ خدا ہیں۔ کہ میں اُن سے بھاگ جاؤں۔ خدا بھی اگر سماجی بن جائے تو میں اُس سے بھی بحث کرونگا۔ نہیں معلوم ہمارے سماجی جوشیلوں کو کیا سانپ سُنگھ گیا۔ کہ صدائے برنخواست۔ شاید دو میدانوں کی شکست سے کمزور ہو رہے ہیں ✦

سلطنت ٹرکی پر یورپ کی دباؤ کی خبروں سے مسلمان تو وحشی ہو رہے ہیں۔ افواہیں اُڑ رہی ہیں۔ کہ جنگ شروع ہو گئی ہے [illegible] (آسٹریلیا۔ روس۔ فرانس۔ انگلینڈ) سے جنگ ہوئی۔ تو اسکا نشان یہ ہوگا۔ کہ حج کرنے سے لوگ روکے جائیں گے۔ جبتک حج کو جا رہے ہیں جنگ نہیں ہے۔ محض گیدڑ بھبکیاں ہیں۔ انگریز ایسے کم عقل نہیں۔ کہ اپنی کروڑ رعایا کی بد دعائیں سُنینگے جنکی یہ کیفیت ہے ؎

تبرس از آہِ مظلوماں کہ ہنگامِ دعا کردن ✦ اجابت از درِ حق بہرِ استقبال مے آید

اس ہفتہ امرتسر لاہور کے درمیان ٹرینوں کی خفیف سی ٹکر ہوئی ✦

افسوس صد افسوس مرزا صاحب قادیانی کو ۲۶ نومبر کے روز الہام ہُوا کہ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں ع۔ لوگ تو یہ سُنکر **خس کم جہاں پاک** کہینگے۔ مگر ہماری یہ رائے نہیں ✦

۲۴ - نومبر کو ایک ہندو مسمی شاما جامع مسجد ڈلہوزی (صد۔ بازار) میں برضائے خود مشرف باسلام ہوا اسلامی نام عبداللہ رکھا گیا ✦

امیر صاحب کے غزنی روانہ ہونے سے پہلے تراہ کے مانی خیل جرگہ نے کابل حاضر ہو کر عرض کیا۔ کہ اگرچہ ہم شیعہ ہیں مگر ہمیشہ بادشاہ کی وفادار رعایا رہے ہیں مگر سُنی آزُردی ہمکو سخت تکلیف پہنچاتے ہیں اسکے متعلق امیر صاحب نے حاکم غزنی سے ملا سید اکبر کے نام ایک فرمان بھیجا ہے جسکی رو سے ملا موصوف نے آفریدیوں کو متنبہ کر دیا ہے کہ اب اگر وہ شیعوں سے کچھ مزاحمت کریں گے تو سزا پائینگے امیر صاحب نے علاقہ غزنی کے لوگوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ عنقریب یہاں کارخانہ کھولینگے جس سے علاقہ کو بڑے منافع پہنچینگے ✦

حضور نظام دکن مدینہ منورہ کو ایک نقشہ نویس بھیجنے والے ہیں۔ تاکہ وہاں ایک خاص نقشہ کے موافق حجاج کے لئے مسافرخانہ تعمیر کیا جائے ✦

جو رپورٹیں روس کے صوبجات سے آتی ہیں۔ اُن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اکثر اضلاع میں مشکاروں کے درمیان سخت بلوے برپا ہو رہے ہیں۔ اور قصبات میں لوگوں نے کام بند کر دئیے ہیں ✦

سینٹ پیٹرس برگ (دار السلطنت روس) کے کارخانوں کے مالک بالاتفاق کارخانوں کے بند کرنے کا قاعدہ جاری کر رہے ہیں۔ کیونکہ کاریگر دراصل آٹھ گھنٹہ کام کرتے ہیں اور پورے دن کی تنخواہ طلب کرتے ہیں ✦

ایک سرکاری مراسلہ میں جو سینٹ پیٹرس برگ میں مشتہر کیا گیا ہے سپاہیوں کی بغاوت [illegible] کی گئی ہے گورنمنٹ کو شکست کا اندیشہ نہیں ہے یہ افواہ مشہور ہے کہ سینٹ پیٹرس برگ کی بحری پلٹنوں میں بھی ناراضی پھیلتی جاتی ہے۔ کل فوج بدل ہے اور باغیوں کی کی شریک ہو گئی ہے۔ صرف ایک رجمنٹ خیرخواہ رہی ہے۔ مراسلہ مذکور میں جو انسدادی تدابیر کا کچھ ذکر نہیں ہے اُس سے اس افواہ کی تصدیق ہوتی ہے کہ تمام جنگی جہاز باغیوں کے قبضہ میں ہیں۔ بغاوت کا انتظام بڑی ہوشیاری کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اور سوچ سمجھکر اسپر عمل کیا گیا ہے ✦

وزیروں کی کونسل نے پندرہ ملین روبل ہاماں ریلوے کی ترقی وغیرہ کے لئے منظور کئے ہیں۔ ماسکو میں ہڑتال پھیلتی جاتی ہے اور ہڑتال والے بیدریغ لوٹ گھسوٹ کر رہے ہیں ✦

ہزار ہا روسی قیدی ملاڈی واسٹک میں جو ہیں وہ بھی باغی ہیں اور انہوں نے کل کلب میں اپنے افسروں پر حملہ کیا۔ اور چار قتل اور زخمی کئے کاسکوں نے پھر امن قائم کیا ✦

مولوی قاری سرافراز حسین صاحب دہلوی جاپان کی مذہبی کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے روانہ ہو گئے ✦ (معلوم نہیں یہ کون صاحب ہیں دہلوی دوست اطلاع دیں)

مولوی برہان الدین مرزائی جہلمی مر گئے (افسوس)

دی سیالکوٹ ٹرنکس ورکس شہر سیالکوٹ

معززین ملک! آج آپکو بہت سی سٹیل بکس ٹرنک ہر جگہ ملسکتے ہیں جو اپنی ظاہری چمک دمک رنگ و روغن کے لحاظ سے نگاہوں کو گرویدہ کر لیتی ہیں مگر جب استعمال میں آتی ہیں۔ تو چند روز میں اُن کے جوہر کھل جاتے ہیں۔ افسوس کہ آجکل لاہری کے ٹکٹوں کا ایسا اندھا دھند طریق نکلا ہے جو غور کر کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہرگز ہرگز پائداری اور قیام نہیں ہے اور بجائے فائدہ کے سراسر نقصان ہر بچنے عرصہ سے یہ کام شروع کیا ہوا ہے اور ہمارے کام میں یہ بات خصوصیت کیساتھ پائی جاتی ہے۔ کہ خریدار کو کبھی شکایت کا موقعہ نہیں ملتا۔ کیونکہ ہم خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے اور نہایت عمدہ رنگ و روغن کرتے ہیں۔ اور بیوپاری کے پیسے ہی عموماً مال منگا کر بازار بھجواتے ہیں۔ اس طرح سے خریداروں کو بہت نقصان ہوتا ہے۔ اسی وقت کو دور کرنے کے لئے قیمت میں رعایت کر دی ہے اور جن سے ہمارا معاملہ ہے وہ اسبات کے شاہد ہیں کہ یہ صرف سچی بات کا اظہار ہے۔

غیر معمولی رعایت: ۔ ہمنے قیمت میں بھی نسبتاً تخفیف کر دی ہے یعنے بجائے ۔ کے فی انچہ ۔ کر دی ہے یہ اسلئے کہ ہم خود دستکار ہیں اور ارزاں فروشی بسیار فروشی پر ہمارا عمل ہے۔ علاوہ رعایت کے ہمارے مال میں یہ خوبی ہے۔ کہ نہایت مضبوط ہے۔ امید ہے۔ کہ معزز خریداران ہماری محنت کی داد دینگے ۔

	فی انچہ							
	۳۳-۳۳ انچ	۳۰ انچ	۳۰-۲۸ انچ	۲۴-۲۶ انچ	۲۰-۲۲ انچ	۱۸ انچ	۱۶-۱۷ انچ	
قیمت حاشی	للعہ	ے ۱۲	ے	ے	ہ	ہ ۴	عہ	

نوٹ:۔ ایکدرجن کے خریدار کو ایک ٹرنک مفت ملیگا۔ تمام خط و کتابت پتہ ذیل پر ہونی چاہئے

عبدالعزیز اللہ رکھا اینڈ کو ٹرنک

میکرس بازار کریم پورہ شہر سیالکوٹ

مجرب دوائیں

عرق ماءاللحم انگوری دو آتشہ یہ عرق ایسی بیش قیمت ادویہ سے کشید کیا جاتا ہے جو اعلےٰ درجہ کی مقوی منبہی مصفے خون مقوی ہاضمہ۔ نزلہ نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصر لقوہ اور رعشہ وغیرہ میں یہ عرق اعضائے رئیسہ و شریفہ کو قوت دینے کے سوا مسمن بدن اور مفرح القلوب بھی اعلےٰ درجہ کا ہے قیمت نصف بوتل (عہ) پوری بوتل ہے۔ تین بوتل صہ تین سے زیادہ کے خریدار کو بحساب فی بوتل (عہ)

طلاء جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں اور بے اعتدالیوں کے سبب شادی کرنے کو موت کا سامنا خیال کرتے ہیں اس بے نظیر طلاء کے استعمال سے بالکل صحیح ہو گئے اسکے ہمراہ ہماری **لائف پلز** (حب حیات) کے استعمال سے اندرونی اعصاب کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی تین روپے (سے)

جواہر ہاضمہ اگر آپکا ہاضمہ درست نہیں تو اسکی ایک شیشی نوش فرماویں لفضلہ تعالی کل امراض معدہ سے محفوظ رہینگے قیمت فی شیشی ۲۰ اولس (عہ)

لائف پلز محبوب حیات اگر آپکو کوئی امتحان پاس کرنا ہو یا اگر آپ چاہیں کہ روزانہ ڈیوٹی و کثرت محنت سے درماندہ نہ ہوں اور پیری میں جوانی کا حظ اٹھاویں۔ تو اسکو اپنی جیب میں رکھیں لائف پلز کا تین ہفتہ کا کورس زائل شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے مستعمل کمزوری صرف پانچ چھ دن میں دور ہو جاتی ہے نامردی ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصر ضعف معدہ۔ جریان منی۔ رقت سلسل البول۔ تقطیر البول لقوہ اور رعشہ کیواسطے درحقیقت بے بدل دوا ہے قیمت فی بکس ۴۸ گولیاں (عہ)

جوہر مصفے خون فسادات خون۔ تر و خشک خارش خنازیر۔ بگندہ بیچیی پیپ وغیرہ کو بہت جلد فائدہ کرتا ہے حفظ ما تقدم کے طور پر استعمال کرنے سے امراض وبائیہ سے نجات ملتی ہے شیشی خورد (عہ) کلاں (عکہ)

سرمہ عزیزی اسکی ایک ایک سلائی اکسیر کیمیائی اثر رکھتی ہے پیپ آشوب چشم۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ سرخی۔ وغیرہ کو زائل کرتی ہے اسکا دائمی استعمال نظر کو آخر تک سالم رکھتا ہے قیمت فی تولہ عہ سرمہ کا خالص فی تولہ (عہ)

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی چوک ہری سنگھ امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا